IRJRS

ISSN: **2959-2569** (P), **2959-1384**(E)

International Research Journal of Religious Studies

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں "عورت مارچ" کا ایک تنقیدی جائزہ

THE CRITICAL REVIEW OF "WOMEN'S MARCH" IN THE LIGHT OF ISLAMIC TEACHINGS

1. ***Tasmia Firdous***
Tasmia785@gmail.com

M.Phil Scholar, Institute of Islamic Studies, Mirpur University of Science & Technology (MUST), (AJ&K) Pakistan.

2. ***Dr.Zeenat Haroon***
dr.zeenat@uok.edu.pk

Associate Professor, Department of Quran and Sunnah, University of Karachi, Karachi.

Vol. 05, Issue, 02, July-Dec 2025, PP:14-24

OPEN ACCES at: www.irjrs.com

Article History	Received	Accepted	Published
	18-10-25	03-11-25	30-12-25

Abstract

Islam is the universal religion which gave a high position to women and determined the rights and responsibilities of men and women in all matters. If you take a look at this code of life that was given 1400 years ago, you will surely understand that the protection, honor and status that Islam has given to women is nowhere else. Efforts are being made about the rights of women and they are being highlighted through good slogans, their only aim is to end the position and status of women in society which Islam gives to women. The activities that are going on in the name of feminism in the western society, instead of increasing the respect of women, are leading to their constant humiliation, and because of them, the woman herself has become a victim of oppression and exploitation. In Pakistan, although women's activism was initiated since the country came into existence, but a diverse activism was observed by the nation in the form of

CC BY

'Aurat March, during 2018-2021. The current study examines the Western feminism, what it was initiated for and its accomplishments in the current time. By employing a discourse analysis approach to the 'Aurat March event, this study highlights the women's activism in Pakistan. It also observes the relationship between western feminism and 'Aurat March activism from the perspective of Islamic teachings. There is a need to build a framework in which one may be able to differentiate women's rights in the context of western feminism and the limitation of women's emancipation in Islamic context.

Key Words: *Aurat March, Women, Pakistan, women's activism, Relationship,Western Feminism.*

موضوع کا تعارف:

اسلام سے پہلے عورت کو کوئی سماجی معاشی حقوق حاصل نہ تھے۔ بچیوں کو باعث عار سمجھا جاتا تھا۔ زندہ در گور کر دیا جاتا تھا۔ اسلام ایک ایسا نظام لے کر آیا جس میں عورت کو انسانیت کے شرف سے نوازہ گیا۔ قرآن میں حقوق کے اعتبار سے مرد اور عورت کا درجہ ایک ہے۔ جس طرح مرد کے حقوق عورت پر ہیں اسی طرح عورت کے حقوق مرد پر ہیں۔

"اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَاۤ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ"

"مرد عورتوں پر مسلط وحاکم ہیں اس لئے کہ خدا نے بعض کو بعض سے افضل بنایا ہے اور اس لئے بھی کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں"[1]

قرآن مجید کی اس آیت میں انسان کی معاشرتی زندگی کے سب سے بڑے انقلاب کا اعلان کیا۔ اس آیت میں اللہ نے عورت کو وہ سب کچھ دے دیا جو اسکا حق ہے۔ جو اس سے پہلے اسے کبھی نہیں ملا تھا۔ قران کے نزدیک مرد و عورت کے حقوق برابر ہیں البتہ گھریلو نظم و نسق اور معشیت کی فراہمی کا کام، ںظام معاشرت نے مردوں کے سر ڈال دیا ہے۔ اسی کو وہ ایک خاص درجہ سے تعبیر کرتا ہے۔

اسلام کی آمد سے قبل عورت کو حقیر ترین سمجھا جاتا تھا۔ دنیا میں نہ اس کے حقوق تھے نہ معاشرے میں کوئ عزت۔ اسلام ہی وہ واحد دین ہے جس نے عورتوں پر ظلم کے خلاف نہ صرف آواز اٹھائی بلکہ ان کے حقوق کے تحفظ کے لیے ایک نظام پیش کیا۔ اسلام نے پوری دنیا کے سامنے حقوق نسواں کا ایسا حسین تصور پیش کیا کہ پوری دنیا مین اس کی مثال نہی ملتی۔ اسلام نے نہ صرف عورت کو زلت و رسوائی سے نکال کر اعلی درجے کا مقام عطا کیا بلکہ اسے بہت سے حقوق و فراھض سے بھی نوازا۔ جبکہ مغربی معاشرے میں حقوق نسواں تحریک عورتوں سے روا رکھے جانے والے سلوک کے خلاف ایک مزاحمت کے طور پر سامنے آہی۔ اس تحریک کے نتیجے پوری دنیا میں خواتین عالمی دن کے طور پر منایا جانے لگا۔ لیکن ۲۰۱۸ سے پاکستان میں یہ دن ''عورت مارچ'' کے طور پر منایا جاتا ہے۔ جس میں چند ایک وجوہات کو بنیاد بنا کر غیر ملکی تنظیمیں اسلام اور پاکستان کو بدنام کرنے کے لیے ہمارے معاشرے کی معصوم خواتین کو ورغلا رہی ہیں۔ زیر نظر مکالمے میں ''عورت مارچ'' کا پس منظر اور آغاز کے لیے وجوہات اور مطالبات کو اسلام کی رشنی میں بیان کیا گیا ہے۔

عالمی یوم خواتین:

دوسری جانب مغربی دنیا جہاں عورت اپنے حقوق کے لئے ماری ماری پھر رہی ہے۔ 8 مارچ کا دن عالمی یوم خواتین کے طور پر منایا جاتا ہے۔ عالمی یوم خواتین کی تاریخ ایک صدی قدیم ہے۔ عالمی سطح پر 1789ء میں "انقلاب فرانس" کے دوران پیرس کی خواتین نے آزادی اور برابری کے مطالبات کا نعرہ لگاتے ہوئے ورسل تک مارچ کیا۔ اس کے بعد اٹھارویں صدی میں بھی وقتاً فوقتاً خواتین اپنے مطالبات کے لئے احتجاج کرتی رہیں۔ اسکے بعد انسویں صدی کے آوائل میں 1907ء اور 1908ء کو نیو یارک امریکہ میں صنعتوں سے تعلق رکھنے والی خواتین نے معقول تنخواہوں، جبری مشقت کے لیے مظاہرے کیے۔ اس طرح سالوں سال خواتین اپنے حقوق کے لیے لڑتی رہیں۔ کہیں کچھ مطالبات مان لیے جاتے یا پھر جیلوں میں ڈال دیا جاتا۔ روس ،فرانس، امریکہ میں عورتیں احتجاج کرتی رہی۔ ان کے احتجاج رنگ لے آئے اور انہیں کچھ حقوق دے دیئے گئے۔ یہاں تک کہ 1977ء میں اقوام متحدہ نے قرارداد پاس کر کے خواتین کے عالمی دن کو منانے کا اعلان کیا۔ [2]

پاکستان میں عورت مارچ کی وجوہات:

پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اور ہمارا ملک عورتوں کو وہی حقوق دیتا ہے جو اسلام نے ہمیں دیئے ہیں۔ پاکستان میں دوسرے ممالک کی طرح 8 مارچ "عالمی یوم خوتین" کچھ تنظیموں کے ذریعے سیمینارز وغیرہ کر کے منایا جاتا تھا۔ لیکن چند سالوں 2018ء سے خاص طور پر اس دن نے ایک نیا روپ لے لیا ہے۔ یہ دن عورت مارچ کے طور پر منایا جارہا ہے۔ جسکا ایجنڈا معاشرے میں بے حیائی پھلانا، خاندانی نظام کی تباہی ہے۔ لیکن اس کی بھی کچھ وجوہات ہیں جسکی وجہ سے عالمی یوم خواتین آزادی مارچ کے طور پر ہمارے سامنے آیا ہے۔

غیر مسلم تنظیمیں:

اسلام نے جو ایک مکمل خاندانی نظام ہمیں دیا ہے، اور عورت کو جو عزت دی ہے اسے تباہ کرنے کے لئے غیر مسلم تنظیمیں (NGO's) سر گرم ہیں۔ ان میں ایک نام ماروی سرمد (جو ہندو ہے) کا نمایاں ہے۔

جب کہ قران میں کافروں سے دوستی کو منع کیا گیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے:-

"لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۗ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ"

"مؤمنوں کو چاہئے کہ مؤمنوں کے سوا کافروں کو دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا اس سے خدا کا کچھ (عہد) نہیں ہاں اگر اس طریق سے تم ان (کے شر) سے بچاؤ کی صورت پیدا کرو (تو مضائقہ نہیں) اور خدا تم کو اپنے (غضب) سے ڈراتا ہے اور خدا ہی کی طرف (تم کو) لوٹ کر جانا ہے" [3]

"وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۗ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۗ وَلَىٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ"

" اور تم سے نہ تو یہودی کبھی خوش ہوں گے اور نہ عیسائی، یہاں تک کہ تم ان کے مذہب کی پیروی اختیار کر لو۔ (ان سے) کہہ دو کہ خدا کی ہدایت (یعنی دین اسلام) ہی ہدایت ہے۔ اور (اے پیغمبر) اگر تم اپنے پاس علم (یعنی وحی خدا) کے آ جانے پر

بھی ان کی خواہشوں پر چلو گے تو تم کو (عذاب) خدا سے (بچانے والا) نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی مددگار"[4]

تعلیم سے محرومی:

پاکستان میں خواتین کو منفی تفریق اور منفی عدم مساوات جیسے مسائل کا سامنا ہے۔جب کہ پاکستان کا آئین بھی کسی منفی امتیاز کے بغیر تعلیم کے یکساں مواقع کی ضمانت دیتا ہے۔تاہم ملک میں بعض مقامی روایات، غلط ذہنیت اور دین اسلام سے دوری کی وجہ سے بہت سے خاندان خواتین کو تعلیم دلوانے سے ہچکچاتے ہیں۔ تعلیم سے محرومی کی ایک اور وجہ غربت بھی ہے۔ان وجوہات کی وجہ سے بچیوں کی بہت بڑی تعداد تعلیم سے محروم رہ جاتی ہے۔یہی بچیاں آگے چل کر بیوی اور ماں بنتی ہیں تو ٹھیک طرح سے اپنے خاندان کو نہیں چلا سکتی۔اسکے برعکس اسلام نے مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین کی تعلیم پر بھی زور دیا ہے اسلام کی پہلی وحی (اقراء) کے نام سے نازل ہوئی۔ایک حدیث میں بھی ارشاد ہے:۔"علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد عورت پر فرض ہے۔"[5]

قرآن وحدیث سے یہ ثابت ہوا کہ تعلیم صرف مرد ہی کے لیے نہیں بلکہ عورت کے لئے بھی ہے۔

بیٹی باعث عار:

ہمارے معاشرے میں بیٹی کو ناپسند کرنے کی روش پروان چڑھتی جارہی ہے۔ بہت سے گھرانوں میں بیٹی پیدا ہونے کی وجہ سے بیوی پر جسمانی اور ذہنی تشدد اور طرح طرح کی باتیں، طلاق کی دھمکیاں، گھر سے نکالنا، کوستے رہنا اور عورت کی زندگی کو جہنم بنا دینا معمول بن چکا ہے۔جب کہ یہ طریقے جو آج ہمارے معاشرے میں رائج ہیں یہ تو مشرکین مکہ کے تھے جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہے:-

"وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمۡ بِالۡاُنۡثٰى ظَلَّ وَجۡهُهٗ مُسۡوَدًّا وَّهُوَ كَظِيۡمٌ۔ يَتَوَارٰى مِنَ الۡقَوۡمِ مِنۡ سُوۡٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمۡسِكُهٗ عَلٰى هُوۡنٍ اَمۡ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحۡكُمُوۡنَ"

"حالانکہ جب ان میں سے کسی کو بیٹی (کے پیدا ہونے) کی خبر ملتی ہے تو اس کا منہ (غم کے سبب) کالا پڑ جاتا ہے اور (اس کے دل کو دیکھو تو) وہ اندوہناک ہو جاتا ہے۔اور اس خبر بد سے (جو وہ سنتا ہے) لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے (اور سوچتا ہے) کہ آیا ذلت برداشت کرکے لڑکی کو زندہ رہنے دے یا زمین میں گاڑ دے۔ دیکھو یہ جو تجویز کرتے ہیں بہت بری ہے"[6]

جب کہ اسلام نے تو بیٹی کو عزت ومقام عطا فرمایا ہے اور اسکی پیدائش کو رحمت قرار دیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:-"جس شخص نے دو بیٹیوں کی بلوغت کو پہنچنے تک ان کی اچھی پرورش اور تربیت کی، وہ قیامت کے دن (اس طرح) آئے گا کہ میں اور وہ، حضور ﷺ نے اپنی انگلیوں کو (ایک دوسرے سے ملا دیا)''۔(7)

گھریلو تشدد:

گھریلوں تشدد سے مراد، گھر کے کسی رکن کا گھر کے کسی دوسرے رکن کے ساتھ جسمانی قوت کا استعمال یا دھمکی آمیز رویہ اختیار کرنا ہے۔ جسمانی بدسلوکی، جذباتی بدسلوکی، معاشی بدسلوکی، جنسی بدسلوکی یہ گھریلوں تشدد میں شامل ہیں۔

پوری دنیا کے ساتھ ساتھ پاکستان میں بھی خواتین پر گھریلوں تشدد روز بہ روز بڑھتا جارہا ہے۔ ان میں عورتوں کو جسمانی اذیت، تیزاب پھینکنے کے علاوہ اور بہت سی گھٹیا حرکتیں شامل ہیں۔ جبکہ اسلام نے گھریلوں تشدد کا صحیح حل پیش کیا ہے۔

اس نے عورت کے سامنے ایک ایسا خاندانی نظام دیا، جس میں دونوں کی فطرت کا خیال رکھا گیا اور دونوں کو ایک دوسرے کا مددگار اور رفیق بنایا جیسا کہ ارشاد ربانی ہے۔

"وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ"

"اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں کہ اچھے کام کرنے کو کہتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے اور خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر خدا رحم کرے گا۔ بے شک خدا غالب حکمت والا ہے"(8)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کو غلاموں کی طرح نہ مارے کہ پھر دوسرے دن اس سے ہم بستر ہوگا"۔(9)

وراثت سے محرومی:

ہمارے معاشرے میں بہنوں بیٹیوں کی حق تلفی اور وراثت سے محرومی ایک المیہ کی شکل اختیار کر گئی ہے۔ ہمارے ہاں یہ روایت بنتی جارہی ہے کہ خواتین کو ڈرا دھمکا کر وراثت سے کچھ بھی نہ لینے پر قائل کر لیا جاتا ہے۔ یہ روایت ہمارے اندر ہندو سماج سے آئی جس میں جائیداد دینے کی بجائے شادی کے موقع پر بچیوں کو جہیز دے کر جان چھڑوالی جاتی ہے۔ جب کہ ہم مسلمان ایک اسلامی ریاست میں رہتے ہیں۔ ہمارا آئین اور دین دونوں عورتوں کو وراثت میں حقوق دیتے ہیں۔

قرآن حکیم میں وراثت کے بنیادی احکام دے گئے ہیں۔ارشاد باری تعالی ہے:

"لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ۚ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا"

"مردوں کے لئے اس مال میں حصہ ہے، جو مال باپ اور قریبی رشتے داروں نے چھوڑا ہو اور عورتوں کے لئے بھی اس مال میں حصہ ہے جو مال ماں باپ اور قریبی رشتے داروں نے چھوڑا ہو، خواہ وہ تھوڑا ہو یا بہت، اور یہ حصہ (اللہ کی طرف سے) مقرر ہے۔"(10)

شریعت اسلامی میں عورت مختلف حثیتوں میں وراثت کی حق دار قرار دی گئی ہے اور یہ مختلف حثیتیں ماں، بہن، بیوی اور بیٹی کی ہیں۔ ان رشتوں کے حصوں کا تناسب قرآن پاک اور سنت رسول ﷺ نے طے کر دیا ہے۔ جنہیں تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔

مرضی کے بغیر شادی:

شادی ایک ایسا رشتہ ہے جس میں لڑکا اور لڑکی زندگی بھر کے لئے ایک بندھن میں بندھ جاتے ہیں۔ نکاح جو کہ باہمی ایجاب و قبول سے طے ہوتا ہے۔ ہمارے معاشرے میں اس کے برعکس دیکھنے کو ملتا ہے۔ والدین اپنی برادری اور انا کی وجہ سے اپنے بچوں کی شادیاں ان کی مرضی جانے بغیر کر دیتے ہیں۔ خاص طور پر بچیوں کے ساتھ یہ رویہ رکھا جاتا ہے۔ نہ تو اس سے ان کی پسند پوچھی جاتی ہے اور اگر وہ نہ کر دیں تو ان پر اپنی پسند کے اظہار کی وجہ سے تشدد کیا جاتا ہے۔ جس سے آگے چل کر ان کی

ازدواجی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے۔ جب کہ اسلام نے کسی عاقل و بالغ لڑکے یا لڑکی پر نکاح کے سلسلے میں جبر کرنے سے منع کیا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالی ہے:-

"وَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تُقۡسِطُوۡا فِى الۡيَتٰمٰى فَانْكِحُوۡا مَا طَابَ لَـكُمۡ مِّنَ النِّسَآءِ مَثۡنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ‌ ۚ فَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تَعۡدِلُوۡا فَوَاحِدَةً اَوۡ مَا مَلَـكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ‌ ؕ ذٰ لِكَ اَدۡنٰۤى اَلَّا تَعُوۡلُوۡا ؕ"

"اور اگر تم کو اس بات کا خوف ہو کہ یتیم لڑکیوں کے بارے انصاف نہ کر سکو گے تو ان کے سوا جو عورتیں تم کو پسند ہوں دو دو یا تین تین یا چار چار ان سے نکاح کر لو۔ اور اگر اس بات کا اندیشہ ہو کہ (سب عورتوں سے) یکساں سلوک نہ کر سکو گے تو ایک عورت (کافی ہے) یا لونڈی جس کے تم مالک ہو۔ اس سے تم بے انصافی سے بچ جاؤ گے[11]

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:-

"بیوہ سے اس وقت تک شادی نہ کی جائے جب تک اس کا حکم نہ معلوم کر لیا جائے اور کنواری سے اس وقت تک نکاح نہ کیا جائے جب تک اسکی اجازت نہ لے لی جائے"[12]

نکاح گواہوں کی موجودگی میں لڑکے اور لڑکی کی باہمی رضا مندی سے حق مہر کے عوض ہونے والے ایجاب و قبول سے منعقد ہوتا ہے۔

غیرت کے نام پر قتل:

"پسند کی شادی کرنے کی پاداش میں باپ نے غیرت کے نام پر اکلوتی بیٹی کو زہر دے کر مار ڈالا غیر مرد سے بات کرتا دیکھ کر بھائی کی غیرت جاگ اٹھی اور اس نے بہن کو قتل کر ڈالا"

یہ ہمارے معاشرے کے چند تلخ حقائق ہیں۔ شاید ہی کوئی دن ایسا گزرتا ہو جب "غیرت کے نام پر قتل" کی کوئی خبر ہمیں دیکھنے کو نہ ملتی ہو۔ ہمارے ہاں اس لفظ "غیرت" کی جتنی غلط تشریح کی جاتی ہے، اور اسے ڈھال بنا کر انتشار پھیلایا جاتا ہے، یہ سب ہماری اسلامی معاشرتی روایات کے برعکس ہے۔ مغربی دنیا ہمارے معاشرے میں ہونے والی honor Killing کو اچھالتی ہے اور پھر اس کی آڑ میں اپنے مقصد نکالتی ہے۔ اسلام میں قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی ممانت کی ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:-

"فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوۡكَ فِيۡمَا شَجَرَ بَيۡنَهُمۡ ثُمَّ لَا يَجِدُوۡا فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيۡتَ وَيُسَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡمًا"

"تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ تم کر دو اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں تب تک مومن نہیں ہوں گے"[13]

اسلامی شریعت کی رو سے غیرت ایک مبارک اور قابل تعریف وصف ہے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے اس وصف کو اللہ تعالی اور نیک مسلمانوں کے ساتھ جوڑتے ہوئے فرمایا:-

صحابی رسول ﷺ سعد بن عباد نے کہا کہ اگر میں نے کسی شخص کو اپنی بیوی کے ساتھ پالیا تو میں اپنی تلوار کی دھار سے اس کا خاتمہ کر دوں گا۔ جب یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا لوگو! کیا تمھیں سعد کی غیرت پر تعجب

ہے؟ اللہ کی قسم میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں، اور اللہ تعالی مجھ سے زیادہ غیرت والا ہے۔ اسی غیرت کی بنا پر اللہ تعالی نے ہر ظاہری اور باطنی فحاشی و بے حیائی کر حرام کیا ہے۔ (14) ایک اور حدیث میں ہے :۔ "سعد بڑا غیور شخص ہے، میں اس سے زیادہ غیرت مند اور اللہ تعالی مجھ سے بھی زیادہ غیور ہے"

یہ چند ایک وجوہات تھیں جن کو اسلامی نقطہ نظر سے وضاحت کے ساتھ بیاں بھی کر دیا ہے۔ ان کو بنیاد بنا کر غیر مسلم قوتیں اسلامی ملک پاکستان میں اپنی طرز کا معاشرہ قائم کرنا چاہتیں ہیں۔ اس طرح کے غلط طریقوں کو نہ ہمارا معاشرہ، ہمارا ملک اور ہمارا دین اجازت نہیں دیتا بلکہ یہ چند جاہل افراد اپنی ذہنیت اور غلط رسومات کی وجہ سے ان سیاہ کاریوں کے مرتکب ہوتے ہیں۔

عورت مارچ:

8 مارچ عالمی سطح پر خواتین کے عالمی دن کے طور پر منایا جاتا ہے۔ پاکستان میں اس دن میں سیمینار وغیرہ کیے جاتے ہیں۔ لیکن پاکستان کے مختلف شہروں میں 8 مارچ 2018 کو عورت مارچ کے طور پر منایا گیا۔ اسکا اہتمام مختلف شہروں میں "ہم عورتیں" (We the Woman)، خواتین جمہوری محاذ (WDF)، ویمن ایکشن فورم (WAF) اور دیگر تنظیموں کے ذریعے کیا گیا۔ اس دن کو 2019 میں پچھلے سال کی نسبت زیادہ زور شور سے منایا گیا۔ اس سے اگلے سال 2020 میں باقاعدہ منشور کا اعلان کیا گیا۔ اس منشور کے درج ذیل نکات یہ ہیں:۔

اقتصادی انصاف:

اقتصادی انصاف کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ خواتین، صں ف اور جنسی اقلیتوں کی محنت کو تسلیم اور عزت و وقار کا حق دیا جائے۔ عورت کو کمانے کا حق دیا جائے اور اقتصادی سرمایہ درانہ استحصال سے آزاد ہونے کا حق دیا جائے۔

محفوظ ماحول کی فراہمی:

منشور میں غیر رسمی صنعتوں میں کام کرنے والی خواتین بالخصوص گھروں اور ذرعی شعبے میں کام کرنے والی خواتین کو قانونی تحفظ کے ساتھ محفوظ ماحول کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔ خواتین کو ہراساں کرنے کے خلاف تحفظ ایکٹ 2010 پر عمل درآمد کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

ماحولیاتی انصاف:

ماحولیاتی انصاف کے حق کا مطالبہ کرتے ہوئے زندگی کے بنیادی حق کے حصے کے طور پر صاف پانی اور صاف ستھرے ماحول تک رسائی دی جائے۔

تشدد کا خاتمہ:

منشور میں کہا گیا کہ ہم خواتین تمام مرد و عورت اور جنسی اقلیتوں کے خلاف صنف کی بنیاد پر تشدد کے فوری اور مکمل خاتمے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ ہم اس بات کو یقینی بنانے کے لئے ہتک عزت کے قوانین اور طریقہ کار کے قوانین کی اصلاح چاہتے ہیں۔

انصاف کے نظام تک باہمی رسائی:

عدالتوں اور پولیس سمیت قانونی اور انصاف کے نظام کے بامعنی رسائی کو یقینی بنایا جائے۔ بنیادی اصلاحات کے ذریعے اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ خواتین اور صنف جیسی اقلیتوں کو انصاف کی فراہمی میں آسانی پیش آسکے۔

خواتین کو اپنے جسم پر خود مختیاری ہو:

اس منشور میں کہا گیا کہ خواتین کو اپنے جسم پر مکمل خود مختیاری حاصل ہو۔ ان کے جسم پر ان کے علاوہ کسی کا حق نہ ہو۔ تعلیمی اداروں میں سیکیورٹی اور تحفظ کے نام پر طلبہ کی نگرانی اور ریاستی اداروں کی مداخلت ختم کی جائے۔

عورت مارچ اور اسلام:

عورتیں آزادی مارچ کے ذریعے آزادی کس سے چاہتی ہے۔ کیا باپ، بھائی اور خاوند سے؟ لیکن 2021 کے مارچ میں کپڑے لٹکا کر یہ بتاتی ہیں کہ ہم کپڑوں سے آزادی چاہتی ہیں۔ جب کہ عورت کو اسلام نے وہ مقام و مرتبہ دیا ہے جو کسی اور مذہب نے نہیں دیا۔ اسلام نے خواتین کی عزت اور مرتبے کی حفاظت کے لیے اک راستہ بنادیا ہے۔ آج کل خواتین غیر مسلمانوں کی سازشوں کے چنگل میں آکر عورت مارچ کر رہی ہیں۔ کہ ان کے حقوق تلف ہو رہے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی اکرم ﷺ نے تو اپنے خطبہ حجتہ الوداع کے موقع پر بھی خواتین کے حقوق پر زور دیا ہے. نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

"اے لوگوں! عورتوں کے بارے میں خدا سے ڈرو۔"[15]

اسلام نے تو عورت کو اتنا تحفظ دیا ہے کہ چار دیواری کے اندر رہے اور اپنی حفاظت کرے جب وہ گھر سے باہر نکلی، اسلامی تعلیمات کو نظر انداز کیا تو وہ غیرت کے نام پر قتل ہوئی تیزاب گردی کا نشانہ بنی غرض کہ بھوکے کتے اس پر لپکے اور اسکی عزت وآبرو کو تار تار کر دیا، اگر وہ گھر میں رہتی تو اس کے ساتھ نہ یہ معاملہ ہوتا اور نا ہی مسائل پیش آتے جن کہ حصول کے لیے اب اس کو سڑکوں پر دھکے کھانا پڑتے۔ فرمان باری تعالی ہے:-

"يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ۗ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا"

"اے پیغمبر اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ (باہر نکلا کریں تو) اپنے (مونہوں) پر چادر لٹکا (کر گھونگھٹ نکال) لیا کریں۔ یہ امر ان کے لئے موجب شناخت (وامتیاز) ہوگا تو کوئی ان کو ایذا نہ دے گا۔ اور خدا بخشنے والا مہربان ہے"[16]

بیٹیوں کو عار سمجھنے والوں کے لیے تو اللہ نے بیٹی کو رحمت قرار دیا ہے۔ عورت مارچ کرنے والی خواتین کا اگر یہ مطالبہ ہے کہ ہمیں مساوات دی جائیں تو اسلام نے آج سے چودہ سو سال پہلے عورت کی سماجی اور معاشی حقوق کا فرض ادا کیا۔ قرآن میں ارشاد ربانی ہے:-

"يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا"

"لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا (یعنی اول) اس سے اس کا جوڑا بنایا۔ پھر ان دونوں سے کثرت سے مرد وعورت (پیدا کر کے روئے زمین پر) پھیلا دیئے۔ اور خدا سے جس کے نام کو تم اپنی حاجت برآری کا ذریعہ

بناتے ہو ڈرو اور (قطع مودت) ارحام سے (بچو) کچھ شک نہیں کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے "(17)

اس بنا پر انسان ہونے میں مرد عورت سب برابر ہیں۔ اگر یہ معاشی حقوق کے لیے آواز بلند کرتی ہیں تو اسلام نے ہر حال میں نان ونفعہ کا ذمہ دار مرد کو قرار دیا ہے۔ اگر بیٹی ہے تو باپ کے ذمہ، بہن ہے تو بھائی کے ذمہ، اگر بیوی ہے تو شوہر اور اگر ماں ہے تو بیٹے کے ذمہ لگا دیا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے :-

"لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۚ وَّمَتِّعُوْهُنَّ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ"

"اور اگر تم عورتوں کو ان کے پاس جانے یا ان کا مہر مقرر کرنے سے پہلے طلاق دے دو تو تم پر کچھ گناہ نہیں۔ ہاں ان کو دستور کے مطابق کچھ خرچ ضرور دو (یعنی) مقدور والا اپنے مقدور کے مطابق دے اور تنگدست اپنی حیثیت کے مطابق۔ نیک لوگوں پر یہ ایک طرح کا حق ہے "(18)

غرض کہ اسلام ہی واحد دین ہے جس نے عورت کو تمام معاشی حقوق عطا کیے ہیں۔ انصاف کے نظام تک با مقصد رسائی صرف اسلام نے ہی دی ہے۔ اسلام نے عورت کو خلع کا حق دیا ہے۔ اگر ناپسندیدہ، ظالم اور ناکارہ شوہر ہے تو بیوی نکاح کو ختم کر سکتی ہے اور یہ حقوق عدالت کے ذریعے دلائے جاتے ہیں۔

بیوی کے حقوق:

آج کی عورت مطالبہ کرتی ہے کہ اسے زچگی میں سہولتیں دی جائیں، کام میں رخصت دی جائے اور جب اسلام نے تو نان و نفقہ کا ذمہ دار ہی مرد کو ٹھرایا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا :-

"اے نوجوان لوگوں! تم میں سے جو شخص نکاح کی طاقت رکھے وہ شادی کرے۔ "(19)

معاشرے پر منفی اثرات:

آج پاکستان میں عورت مارچ عورت کی بے لگامی کا استعارہ بن گیا ہے۔ پاکستان کی خواتین کو چند پیسوں کے عوض ورغلا کہ یہود و نصاری مسلمان معاشرے کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ جن کی وجہ سے وہ اپنے منفی مقاصد کا حصول چاہتے ہیں۔ جو کہ درج ذیل ہیں :

فحاشی و بے پردگی:

عورت مارچ میں ننگ ڈھڑنگ خواتین اپنے ہاتھوں میں فحش پلے کارڑ اٹھا کر اپنے مطالبات پیش کر رہیں تھیں جن کا نہ تو ہمارا معاشرہ اجازت دیتا ہے اور نہ ہی ہمارا دین۔

مخلوط تعلیم:

یہ خواتین چاہتی ہیں کہ تعلیمی اداروں میں مردوں کے ساتھ ہی عورتوں، بچیوں کو تعلیم دی جائے اور وہاں پر اپنی من مانیاں کی جائیں اور سیکورٹی ادارے ان پر نظر نہ رکھیں جو کہ سراسر اسلام کے خلاف ہے۔

خواتین پر تشدد:

اگر عورتیں گھروں سے نکلیں گی تو باہر کے لوگ اس پر جھپٹیں گیں اور گھر آنے پر باپ بھائی اور شوہر بھی پوچھ گچھ کریں

گے تو تشدد کی نوبت تو آئے گی۔

اسقاط حمل:

ہمارے معاشرے میں اسقاط حمل ایک بہت بڑا المیہ بنتا جارہا ہے اور پس پردہ یہ نعرہ بھی آیا ہے کہ عورت چاہے تو بچہ پیدا کرے اگر نہ چاہے تو نہ کرے۔

ہم جنس پرستی:

مغرب اپنے معاشرے میں اس قبیح فعل کو قانونی حیثیت دے کر یہ ہمارے معاشرے میں بھی پھیلانا چاہتا ہے۔

نکاح کو ختم کرو:

نبی کریم نے فرمایا:- "نکاح میری سنت ہے" جب کہ یہ نام نہاد عورت مارچ والے نکاح کو ختم کرواکر زنا کو عام کرنا چاہتے ہیں۔

خلاصہ بحث:

1. عورت مارچ کی یہ تحریک حقوق نسواں کی کم اور مردوں کے خلاف اعلان جنگ زیادہ محسوس ہوتی ہے۔
2. آج پاکستان میں حقوق نسواں کا پیغام عورت پر جبر، استحصال، اور ہراسگی کے بجائے عورت کی بیباکی، بے حیائی اور بے لگامی کا استعارہ بن گیا ہے۔
3. ناخواندہ اور پسماندہ عورت جو روایات اور جبر کی چکی میں کل پیس رہی تھی آج بھی پیس رہی ہے۔ مگر تعلیم یافتہ عورتوں کو لباس اور تعلیمات کی آزادی درکار ہے۔
4. بیوہ، مجبور، یتیم عورت کو آج بھی اپنے حقوق نہیں مل رہے۔ مگر شادی شدہ خوشحال خواتین مرد کو کھانا گرم کرکے دینے سے انکاری ہیں۔
5. آج عورت مارچ کا پیغام غلط روش اختیار کر گیا ہے۔ ہمیں آزادی اور بے راہ روی میں فرق رکھنا محال ہو گیا ہے۔
6. یہ غلیظ نعرے کیا ہمارے معاشرے کی ترجمانی کر رہے ہیں۔ نعرے تو کسی بھی تحریک کی اصل آواز ہوتے ہیں۔ ہمیں اس بات پر یقین ہے کہ جو پیغام سننے میں ہی اچھا نہ لگے وہ اپنے اہداف حاصل نہیں کر سکتا۔
7. ہمیں اپنی سوچ کو بدلنا ہو گا اور اسلام کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے اپنے جائز مطالبات پیش کرنے ہوں گے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

1. سورۃ النساء، آیت نمبر 34
2. خواتین کا عالمی دن، ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی، ص: 6,7
3. سورۃ آل عمران، آیت نمبر 28
4. سورۃ البقرہ، آیت نمبر 120

5. سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر 224
6. سورۃ النمل، آیت نمبر 58،59
7. السلسلۃ الصحیحۃ: 1989
8. سورۃ التوبہ، آیت نمبر 71
9. Jaffar, Dr Saad, Dr Muhammad Waseem Mukhtar, Dr Shazia Sajid, Dr Nasir Ali Khan, Dr Faiza Butt, and Waqar Ahmed. "The Islamic And Western Concepts Of Human Rights: Strategic Implications, Differences And Implementations." *Migration Letters* 21 (2024): 1658-70.
10. صحیح بخاری، حدیث نمبر 5204
11. سورۃ النساء، آیت نمبر 7
12. سورۃ النساء، آیت نمبر 3
13. صحیح بخاری، حدیث نمبر 6970
14. سورۃ النساء، آیت نمبر 65
15. Abbasi, Abid Hussain, and Saad Jaffar. "Islamization of Zia Regime: an appraisal from gender perspective." *Al-Duhaa* 2, no. 02 (2021): 17-28.
16. صحیح بخاری، حدیث نمبر 7416
17. سورۃ احزاب: 59
18. سورۃ النساء: 01
19. Ahmed, Syed Ghazanfar, and Muhammad Imran Raza Tahavi. "Syeda Sadia Ghaznavi On The Holy Prophet As A Psychologist And Educationist." *Journal of Positive School Psychology http://journalppw. com* 6, no. 8 (2022): 7762-7773.
20. سورۃ البقرۃ: 236
21. سنن نسائی: 3211